میلادُ النبی اور موسیقی!

مولانا عبدالحمید تونسوی

عید میلاد النبی یا جشن میلاد النبی کے نام سے منعقد ہونے والے پروگراموں میں لوگ اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے ساز، باجے اور موسیقی کے ناپاک اور شیطانی عمل کو بھی اس میں شامل کرلیا ہے۔ فحش گانوں کے لہجے اور انداز میں نعت خوانی کے ساتھ قوالی وغیرہ کے عنوان سے موسیقی کے آلات بھی استعمال ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ ان نادانوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ آقائے نامدار حضور سرورِ کائنات ﷺ تو گانے اور موسیقی سے سختی سے منع فرماتے تھے۔ آج نبی کریم ﷺ کے نام پر منعقد کی جانے والی مجلسوں میں موسیقی کو جگہ دے کر آپ ﷺ کے حکم کی کھلی مخالفت بلکہ موسیقی کو روح کی غذا قرار دے کر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کھلی دعوت دی جاتی ہے۔ نعوذ باللّٰہ تعالٰی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُواً أُولٰئِکَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (لقمان:۶)

’’بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں، تاکہ بغیر سمجھے اللہ کے راستے سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق بنائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔‘‘

اس آیت میں ’’لهو الحديث‘‘ (کھیل کی باتوں) سے مراد گانا گانے کے آلات ہیں۔ کئی صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور مفسرین کرامؒ سے اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

’’قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : إن اللّٰه عز وجل حرم القينة وبيعها وثمنها وتعليمها والاستماع إليها ثم قرأ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ۔‘‘

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے گانے والی (عورت اور آلات) کو حرام کیا ہے، اس کے بیچنے کو بھی اور اس کی قیمت کو بھی اور اُسے گانا سکھانے کو بھی اور اس کا گانا سننے کو بھی۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ۔‘‘

پہلے زمانے میں گانا صرف انسان کی زبان سے ہوتا تھا اور آج گانے کو مختلف چیزوں (مثلاً کیسٹ، سی ڈی، موبائل وغیرہ تمام الیکٹرونک آلات) میں ریکارڈ کرلیا جاتا ہے۔ جن چیزوں میں گانا

ریکارڈ کرلیا جائے، وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں، ان کی خرید وفروخت اور ان سے گانا سننا گناہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سورۂ لقمان کی مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''هو والله الغناء۔'' (مستدرک حاکم: ۳۵۴۲)........''قسم اللہ کی وہ (یعنی لہوالحدیث) گانا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت مجاہدؒ اور حضرت عکرمہؒ وغیرہ سے بھی مذکورہ آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔

۱:......حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف۔'' (بخاری: ۵۵۹۰)

''یقیناً میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے، جیسے: آرٹ کلچر، ثقافت وغیرہ) حلال کرلیں گے۔''

جو لوگ نعوذ باللہ موسیقی کو روح کی غذا قرار دیتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے نام پر اس کو کارِ خیر سمجھ کر اختیار کرتے ہیں، وہ بھی اس حدیث کی مذکورہ وعید میں داخل ہیں۔

۲:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''يمسخ قوم من أمتي في آخر الزمان قردة وخنازير، قيل: يا رسول الله! ويشهدون أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله ويصومون ؟ قال: نعم، قيل : فما بالهم يا رسول الله؟ قال: يتخذون المعازف والقينات والدفوف ويشربون الأشربة فباتوا على شربهم ولهوهم، فأصبحوا قد مسخوا قردة وخنازير۔'' (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی: ۸)

''آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگوں کو بندر اور خنزیر کی شکل سے مسخ کردیا جائے گا، کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول! وہ لوگ اللہ کی توحید اور آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں گے اور روزے رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جی ہاں! عرض کیا گیا کہ: اللہ کے رسول! ان کے کیا اعمال ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ گانا گانے کے آلات اختیار کریں گے اور گانے والی (عورتیں اور چیزیں) رکھیں گے اور ڈھول اور دف رکھیں گے اور شرابیں پییں گے، پھر وہ شراب پی کر اور لہو ولعب کی حالت میں رات گزاریں گے، پھر اس حال میں صبح کریں گے کہ ان کو بندر اور خنزیر کی شکلوں میں مسخ کردیا گیا ہوگا۔''

مقامِ عبرت ہے کہ موسیقی کو جائز بلکہ ثواب سمجھنے والے نادان سوچ لیں کہ وہ کہیں اللہ کی پکڑ میں آکر بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ نہ کردیے جائیں۔ اس حدیث سے تمام آلاتِ موسیقی کا حرام ہونا ظاہر ہوا۔

۳:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نهيت عن صوتين أحمقين فاجرين، صوت عند نغمة لهو ولعب ومزامير الشيطان وصوت عند مصيبة لطم وجوه وشق جيوب۔'' (مستدرک حاکم: ۶۸۲۵)

''میں نے دو احمق اور فاجر (گناہ والی) آوازوں سے منع کیا ہے: ایک نغمہ کے وقت لہو و لعب اور شیطانی بانسریوں سے، اور مصیبت کے وقت آواز سے، اپنے چہرے کو پیٹنے اور اپنے کپڑے پھاڑنے سے۔''

۴:......حضرت نافعؒ کی روایت میں ہے:

''إن ابن عمرؓ سمع صوتَ زمارة راع فوضع اصبعيه في أذ نيه وعدل راحلته عن الطريق وهو يقول یانافع أ تسمع ؟ فأقول: نعم فیمضي حتٰی قلت: لا، فوضع یدیه وأعاد راحلته إلى الطريق وقال: رأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وسمع صوت زمارة راع فصنع مثل هذا۔'' (مسند احمد: ۴۵۳۵)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھ لیا اور اپنی سواری کو راستے سے ہٹا لیا (آواز سے دور ہونے کی غرض سے راستے سے ہٹ کر چلتے رہے) اور یہ کہتے رہے کہ اے نافع! کیا آپ کو آواز آرہی ہے؟ میں نے کہا کہ: جی ہاں! آپؓ نے یہ عمل برابر جاری رکھا، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اب آواز نہیں آرہی تو آپ نے اپنے ہاتھ ہٹائے اور اپنی سواری کو راستے پر واپس لے آئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چرواہے کی بانسری کی آواز سننے کے وقت اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔''

غور فرمایئے! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں صحابہ کرامؓ تو ایک بانسری کی آواز آنے پر بھی کان بند فرما لیا کرتے تھے۔ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے میلاد کے نام پر کتنے موسیقی کے آلات استعمال کرتے ہیں۔

۵:......حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''إن ربي حرم على الخمر والميسر والكوبة والقين والكوبة الطبل۔'' (سنن کبریٰ بیہقی: ۲۰۹۹۴)

''بے شک میرے رب نے میرے اوپر شراب، جوئے، کوبہ اور گانا گانے کو حرام کیا ہے اور کوبہ سے مراد طبلہ ہے۔''

۶:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ واقعہ مروی ہے:

''إذ دخل عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن فقالت: لا تد خلنها علي إلا أن تقطعوا جلاجلها وقالت: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: لا تدخل الملائكة بيتا فيه جرس۔'' (سنن ابی داؤد: رقم الحدیث ۴۲۳۱)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچی لائی گئی، جس نے آواز والے گھنگرو پہنے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ: اسے میرے پاس نہ لاؤ، جب تک کہ اس کے گھنگرو نہ کاٹ دو۔ پھر فرمایا:'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں گھنٹی ہو۔''

۷:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''الدف حرام والمعازف حرام والکوبة حرام والمزمار حرام۔'' (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۱۰۰۰)

''دَف حرام ہے اور گانا گانے کے آلات (موسیقی) حرام ہیں اور طبلہ حرام ہے اور بانسری حرام ہے۔''

۸:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ایک تقریب کے حوالے سے یہ قصہ مذکور ہے کہ:

''فمرت عائشةؓ فی البیت فرأته یتغنی ویحرک رأسهٗ طربًا وکان ذاشعر کثیر فقالت: أُف شیطان، اخرجوہ اخرجوہ۔'' (الادب المفرد للبخاری: ۱۲۴۷)

''پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس گھر میں گزریں تو اس آدمی کو دیکھا کہ وہ گانا گا رہا ہے اور اپنے سر کو مستی کے ساتھ حرکت دے رہا ہے اور اس کے بڑے بڑے بال تھے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُف! یہ شیطان ہے، اسے باہر نکالو، باہر نکالو۔''

آج بھی قوال اور گویئے بڑے بڑے بال رکھتے ہیں، ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں، نشہ کے عادی ہوتے ہیں اور دورانِ قوالی اپنے سر مستی سے ہلاتے ہیں جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق شیطان ہیں۔

۹:......حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''إن الملائکة لایدخلون بیتاً فیه دف۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۹۹۳)

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔''

۱۰:......حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''کان أصحاب عبد اللّٰہ یستقبلون الجواری فی الأزقة، معهن الدفوف فیشقونها۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۹۹۵)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو (آتے جاتے ہوئے) راستوں میں (چھوٹی) بچیوں کا سامنا ہوتا تھا، جن کے ساتھ دفیں (طبلے وڈھولکیاں) ہوا کرتی تھیں، تو وہ اُن کو پھاڑ دیا کرتے تھے۔'' (تلک عشرة کاملة)

فائدہ: ''معازف'' عربی زبان میں گانا گانے کے تمام آلات کو کہا جاتا ہے، جس میں ڈھول، بانسری وغیرہ سب داخل ہیں۔ ''دف'' اُسے کہا جاتا ہے جس کے صرف ایک طرف بجانے کی جگہ ہوتی ہے۔ ''ڈھول'' اُسے کہا جاتا ہے جو دونوں طرف سے بجایا جاتا ہے اور ''کوبہ'' طبلے کو کہتے ہیں۔

ملحوظ رہنا چاہیے کہ مندرجہ بالا احادیث میں صراحتاً گانا گانے کے آلات کا ذکر ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر خالی گانے بجانے کے آلات کو بھی استعمال کیا جائے اور اس کے ساتھ گانے والے کسی انسان کی آواز شامل نہ ہو، تب بھی یہ ناجائز وحرام ہے۔ نیز گانے بجانے کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کا اجماع ہے۔

دف سے متعلق ایک اشکال اور اس کا حل

بعض روایات میں نکاح کے موقع پر دف کے ذریعے سے اعلان کی اجازت ملتی ہے، تو بعض لوگوں کو اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ دف بجانا صحیح ہے، مگر یاد رہے کہ گانا گانے کے آلات کے ناجائز ہونے، ڈھول اور دَف کے گانا گانے کے آلات میں داخل ہونے اور خود دَف کے ناجائز ہونے پر احادیث وروایات موجود ہیں، جو ہم نے نقل کر دی ہیں۔ جائز وناجائز میں تعارض ہونے کی صورت میں ناجائز کو ترجیح ہوا کرتی ہے۔ دوسرے دَف کے جائز ہونے کے سلسلہ میں بعض روایات ضعیف بھی ہیں۔ آخری درجے میں اگر دف کا جائز ہونا بھی تسلیم کرلیا جائے تو وہ بھی کئی شرائط کے ساتھ مقید تھا، مثلاً: ایک شرط یہ تھی کہ دف سادہ ہو، اس کے ساتھ گھنگھر و اور گانا بجانے کا کوئی دوسرا آلہ استعمال نہ ہو (جیسا کہ پہلے زمانے میں سادہ دفیں ہوا کرتی تھیں اور آج کل معاملہ اس کے برعکس ہے)

دوسری شرط یہ تھی کہ دف بجانے کا انداز سادہ ہو، یعنی اس میں کوئی خاص طرز اور دھن نہ لگائی جائے (جیسا کہ عشاق لوگ خاص طرز اور دھن کے ساتھ بجاتے ہیں) بلکہ بغیر کسی طرز اور لَے کے اس کو چند مرتبہ بجالیا جائے، جس کو پیٹنا اور مارنا کہا جاتا ہے۔

تیسری یہ کہ اس کا نکاح وغیرہ کے موقع پر جائز ہونا بھی خواتین کے ساتھ مخصوص تھا اور اس سے مقصود بھی (نکاح وغیرہ کا) اعلان تھا، نہ کہ بذاتِ خود اس کی آواز کا سننا، سنانا یا لطف اندوز ہونا۔ آج کل پہلے زمانے کے مقابلے میں اعلان وشہرت کے دوسرے بے شمار جائز ذرائع موجود ہیں، اس لیے اس دف کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔ جہاں اس سے مقصود اعلان تھا، وہاں یہ بھی ضروری تھا کہ جتنی مقدار سے اعلان ہو جائے، اس پر اکتفاء کیا جائے، نہ یہ کہ نکاح وغیرہ کے اعلان وعنوان سے گھنٹوں تک دف اور ڈھول بجایا جائے۔

چوتھی شرط یہ تھی کہ اس کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر (حمد ونعت وغیرہ) شامل نہ ہو۔
ایک اہم شرط یہ بھی تھی کہ یہ کسی ناجائز چیز کا ذریعہ نہ بنے۔

آج کل چونکہ گانا گانے کا استعمال اور جہالت عام ہے، مذکورہ بالا شرائط کی رعایت بھی عام طور پر نہیں ہے، اس لیے موجودہ حالات میں محققین نے اس کو مطلقاً ممنوع قرار دے دیا ہے، کیونکہ جب کسی مباح وجائز بلکہ مستحب عمل میں بھی مفاسد پیدا ہو جائیں، تو وہ عمل جائز ومستحب سے نکل کر ناجائز زمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ، ج:۲، ص:۲۷۹۔ اسلام اور موسیقی، ص:۲۱۵)

بہرحال موسیقی اور گانا گانے کے آلات کا استعمال ویسے ہی گناہ ہے اور میلاد النبی کے نام سے ذکر ونعت کے وقت اس طرح کے آلات کو استعمال کرنا اور بھی سنگین گناہ ہے۔

مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر اور جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ گانے بجانے کے آلات کو اور بتوں کو اور صلیب کو (جسے عیسائی پوجتے ہیں) اور جہالت کے کاموں کو مٹادوں۔‘‘ (مشکوۃ المصابیح: ۳۱۸)

اسلام کا دم بھرنے والوں کا یہ حال ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو مٹانے کے لیے تشریف لائے، انہیں چیزوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سننے میں استعمال کرتے ہیں، پھر اوپر سے ثواب کی امید بھی کرتے ہیں۔ نفس وشیطان نے ایسا مزاج بنادیا کہ قرآن وحدیث کا قانون بتانے والوں کی بات ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ رات بھر ہارمونیم اور سارنگی پر اشعار سنتے ہیں اور ساری رات اس کام میں مشغول رہتے ہیں جس کے مٹانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہ ہیں حب نبوی کے متوالے، جنہیں فرض نمازوں کے غارت کرنے پر ذرا بھی ملال نہیں، خدارا انصاف کیجیے! یہ راتوں کو جاگنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سننے کے لیے ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی استعمال کرکے نفس وشیطان کو لذیز گانے کی غذا دینے کے لیے ہے؟۔‘‘ (انوار البیان: ۷/۱۴۰)